دُرِّثمین

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانیٔ جماعت احمدیہ

کا

پُر معارف اُردو منظوم کلام

لیا اُس کو فضلِ خدا نے اُٹھا ملی دونوں عالَم میں عزت کی جا
اگر تو بھی چھوڑے یہ ملکِ ہوا تجھے بھی یہ رُتبہ کرے وہ عطا
تُو رکھتا نہیں ایک دم بھی روا جو بیوی اور بچوں سے ہووے جدا

مگر وہ تو پھرتا تھا دیوانہ وار
نہ جی کو تھا چَین اور نہ دل کو قرار

ہر اک کہتا تھا دیکھ کر اک نظر کہ ہے اُس کی آنکھوں میں کچھ جلوہ گر
محبت کی تھی سینہ میں اِک خلش لئے پھرتی تھی اُس کو دل کی تپش
کبھی شرق میں اور کبھی غرب میں رہا گھومتا قلق اور کرب میں
پرندے بھی آرام کر لیتے ہیں مجانیں بھی یہ کام کر لیتے ہیں
مگر وہ تو اِک دم نہ کرتا قرار ادا کر دیا عشق کا کاروبار
کسی نے یہ پوچھی تھی عاشق سے بات وہ نسخہ بتا جس سے جاگے تُو رات
کہا نیند کی ہے دوا سوز و دَرد کہاں نیند جب غم کرے چہرہ زرد
وہ آنکھیں نہیں جو کہ گِریاں نہیں وہ خود دل نہیں جو کہ بریاں نہیں
تُو انکار سے وقت کھوتا ہے کیا تجھے کیا خبر عشق ہوتا ہے کیا؟
مجھے پوچھو اور میرے دل سے یہ راز مگر کون پوچھے بجز عشق باز
جو برباد ہونا کرے اختیار خدا کے لئے، ہے وہی بختیار